

## 114129- خنزیر کے مواد پر مشتمل خذائی اشیاء استعمال کرنے کا حکم

سوال

میں ان اشیاء کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں جو فروخت ہو رہی ہیں لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں اس میں کیا پایا جاتا ہے، ہو سختا ہے وہ حرام اشیاء پر مشتمل ہو، میں نے انٹرنیٹ پر پڑھا ہے کہ درج ذیل کوڈ والی اشیاء جو حرام پر مشتمل ہیں:

E100, E110, E120, E140, E141, E153, E210, E213, E214, E216, E234, E252, E270, E280, E325, E326, E327, E334, E335, E336, E337, E422, E430, E431, E432, E433, E434, E435, E436, E440, E470, E471, E472, E473, E474, E475, E476, E477, E478, E481, E482, E483, E492, E493, E494, E495, E542, E570, E570, E572, E631, E635, E904

(میں نے اس risquedelecontenir E104-E122-E141-E150-E153-E171-E173-E180-E240-E214-E477-E151) کے متعلق ویب سائٹ (www.islamweb.net) اور (www.islamonline.net) درج ذیل کلام پڑھی ہے:

ماہر اور تجربہ کار مسلمان افراد کی رپورٹ کے مطابق یہ مواد نمکن طور پر یہ مواد ایسی حالت تبدیل کر سکتے ہیں اور ان پر اصل نام صادق نہیں آتا: کیونکہ اس کیمانی یا طبعی تبدیلی سے یہ دوسرے مادہ بن گیا ہے، اپنے اصل خواص کھو جانے کی بنا پر ان مواد کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اور اہل علم کے ہاں یہ معلوم ہے کہ استعمال یعنی حالت تبدیل ہو جانے سے حرام مواد مباح ہو جاتا ہے، اس کی مثال میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اگر خنزیر یا کتا نمک وائل برتن میں گر جائے اور وہ اسے کھا جائے اور نمک کے فعل کے تحت اس کی حالت بالکل بدل جائے اور وہ اس میں حل ہو جائے حتیٰ کہ اپنے اصل خواص کھو دے تو اس نمک کا استعمال جائز ہے، علماء سلف کے ہاں یہ قاعدہ معروف تھا، اور انہوں نے ایک دن بھی ایسی حالت سے تبدیل ہو جانے والی چیز کے استعمال میں حرج محسوس نہیں کیا، اس طریقہ سے اس کی حالت تبدیل ہو جائے جو بعض حرام مواد کو مباح کر دے لیکن جو حرام ہیں، وہ ان چنہا بست وائل مواد پر چنہی اور خنزیر کے گوشت وغیرہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں: کیونکہ عام طور پر چنہی اور مواد تبدیل نہیں ہوتا، نہ تو گرم کرنے سے ہی اور نہ ہی اسے ابالنے سے بدلتا ہے۔

اس لیے مثلاً اگر بہ پر خنزیر یا حیوانات کے چنہی وائل مواد کا لکھا ہو تو اسے اپر بیان کردہ سبب کی بنا پر مطلقاً استعمال کرنا جائز نہیں۔

1- کیا خریداری کی ہر اشیاء کی مجھے چھان پھٹک کرنا ہوگی؟

اور حرام مواد پر مشتمل اشیاء کی ہم کس طرح چھان کر سکتے ہیں؟

اگر آپ ان کوڈ نمبر وائل مواد کے استعمال کا کہیں تو وہ کونسے نمبر ہیں؟

اور اگر آپ اس مواد کا کہیں جس سے مل کر یہ مواد بتتا ہے تو اس کے علاوہ کچھ اور مواد ایسے بھی ہیں جو سمجھ سے باہر ہیں، اور بعض ایسی اشیاء ہیں جن پر کچھ نہیں لکھا ہوتا؟

2- کیا یہ صحیح ہے کہ اگر مقدار بالکل قلیل اور تھوڑی ہو تو اسے استعمال کرنا جائز ہے؟

اور اگر ہمیں مقدار کا علم نہ ہو تو کیا اسے کھانا جائز ہوگا؟

3- اگر کوئی شخص یہ کہ کرومی مرغی میں خنزیر کے مواد کی یونہ کاری کی جاتی ہے تو اس کا آپ کیا جواب دیں گے؟

4- اگر میں کوئی ایسی چیز کھالوں ہو سکتا ہے اس میں ایسی مواد ہو جو خنزیر سے نکالا گیا ہو (یعنی ایسا ہونے کا شک ہو) تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟

اگر ابتداء میں شک ہو کہ اس میں خنزیر کا مواد پایا جاتا ہے، اور وہ چیز کھانے کے بعد دیکھوں کے اس پر خنزیر کے مواد پر مشتمل چیز والا کوڈ نمبر موجود ہے تو کیا میں گھنگار ہوں؟

سوال طویل ہو جانے میں مددزت خواہ ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو جدائے خیر عطا فرمائے۔

## پسندیدہ جواب

اول :

مسلمان شخص دوسروں متاثر ہی اس طرح ہوتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے متعلق شرعاً احکام کا خیال رکھتا اور ان کی پابندی کرتا ہے، اور ان احکام میں اس کی کمائی، اور اس کے کھانے پینے کے احکام شامل ہیں، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان شخص کے لیے دنیا و آخرت میں حلال کھانے کی اہمیت بیان کی ہے، چنانچہ آپ نے واضح کیا کہ حرام کھانا تناول کرنا دعا کی عدم قبولیت کا باعث بنتا ہے، اور رہا آخرت کا مسئلہ تو اس سلسلہ میں بہت شدید قسم کی وعید آتی ہے کہ حرام پر لپٹنے والے جسم کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے۔

اسی کو بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بروہ جسم جو حرام پر پیتا ہے اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے"

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (4519) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اس لیے مسلمان کو ایسی چیز کھانے سے بچنا چاہیے جو اس کے لیے حلال نہیں، اور اسے حلال کھانے کی حرص اور کوشش کرنی چاہے، چاہے اسے اس کے لیے کتنی بھی قیمت ادا کرنی پڑے، اور اس کے حصول کے لیے اسے کئی گناہ کوشش اور جدوجہد کرنی پڑے۔

دوم :

خنزیر حرام اور نجس و پلید ہے، اس کا گوشت کھانا حلال نہیں، اور نہ ہی اس کی چربی کھانی حلال ہے، چاہے وہ قلیل مقدار میں ہی ہو، اور اس کا کوئی جزو نہیں کھایا جاسکتا، اس لیے اگر آپ روٹی یا کھانے یا دوائی میں خنزیر کے گوشت یا چربی کے اجزاء پائیں تو اس کا کھانا حرام ہو گا۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

"اگر مسلمان شخص کو یقین ہو، یا اس کا ظن غالب ہو کہ کھانے یا دوائی یا ٹوٹھ پیسٹ وغیرہ کسی بھی چیز میں خنزیر کا گوشت یا اس کی چربی یا خنزیر کی ہڈی کا پاؤ ڈر موجود ہے تو اس کے لیے وہ چیز کھانی اور پینی اور اسے جسم پر ملنا حرام ہے۔"

اور حس میں شک ہوا سے بھی استعمال نہ کرے بلکہ اسے ترک کر دے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"تم اس چیز کو چھوڑ دو جس میں شک ہوا اسے استعمال کرو جس میں شک نہیں" انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد الرزاق عضیفی

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن قعود

دیکھیں: فتاویٰ الْجَمِيعِ الْمَدِینَةِ لِلْبُحُوثِ الْعُلُومِيَّةِ وَالْأَفَاءَ (281/22).

سوم:

اگر کسی چیز میں حرام کی موجودگی کا شک پیدا ہو جائے تو کیا مسلمان شخص کے لیے اس کے متعلق سوال کرنا اور اسے تلاش کرنا واجب ہے؟

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا اس سلسلہ میں کلام بیان ہو چکی ہے کہ:

"جس میں شک پیدا ہو جائے تو اسے استعمال نہ کریں بلکہ ترک کر دیں"

اور ایک دوسرے فتویٰ میں درج ذیل کلام ہے:

"حرام کھانے سے اجتناب کرنے کے لیے اس کی تفصیل معلوم کی جائیگی"

دیکھیں: فتاویٰ الْجَمِيعِ الْمَدِینَةِ لِلْبُحُوثِ الْعُلُومِيَّةِ وَالْأَفَاءَ (285/22).

اگر کسی ملک میں کھانے پینے کی اشیاء تیار کرنے والی فیکٹریوں میں خنزیر کے اجزاء استعمال کرنے کی ممانعت نہ ہو تو واجب اور ضروری یہی ہے کہ اس کے متعلق تفصیل معلوم کی جائے کہ اس میں کیا استعمال کیا گیا ہے، کیونکہ اس طرح کے ممالک میں خنزیر کی بقا یا جات مثلاً چربی وغیرہ بہت سارے مشرب و بات اور کھانے کی اشیاء اور دویات اور ٹوٹھ بیٹھ وغیرہ میں استعمال کی جاتی ہیں۔

اس لیے کہ اگر وہ اشیاء تیار کرنے والا ملک اسلامی ہو جاں خنزیر کے اجزاء کا استعمال ممنوع ہو تو مسلمان شخص کے لیے فی ذاتہ مباح اشیاء کے متعلق استفسار اور سوال کرنا ضروری نہیں؛ کیونکہ اس طرح کی حرام اشیاء کا اسلامی ملک میں استعمال بعید معلوم ہوتا ہے۔

چیز کے بارہ میں سوال کرنے اور تفصیل معلوم کرنے یا نہ کرنے کے متعلق علماء کرام کا جواب ان اشیاء کو تیار کرنے والے ممالک کے اعتبار سے ہو گا۔

اور یہ بھی تفصیل معلوم کرنے اور بحث میں شامل ہوتا ہے کہ اہل علم اور اشیاء کے مركبات اور یہمانی ترکیبات کے ماہر حضرات سے سوال کیا جائے۔

اور یہ بھی تفصیل اور بحث میں شامل ہوتا ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء کے ڈبوں وغیرہ پر موجود نسخہ اور ترکیبی اشیاء کی لست کا مطالعہ کیا جائے، اور یقین اور تاکید کرنے کے لیے یہی کافی ہے، چاہے وہ کسی کافر ملک کی تیار کردہ ہی ہو؛ کیونکہ اس طرح کی اشیاء لکھنے میں قوانین اور جرمانے کا خوف رکھتے اور خیال کرتے ہوئے لکھی جاتی ہیں۔

اور پھر کافر تومال و زر کے بندے اور غلام میں وہ غالباً جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مصیبت اور خسارہ میں نہیں ڈالتے۔

اور ڈبوں پر جو کوڈا اور نمبر اور نام ایسے ہوں جن کے معانی کا مضمون نہ سمجھ سکتا ہو تو اس کے متعلق تجربہ کار اور اس کا علم رکھنے والوں سے دریافت کا جاستا ہے اور یہ علم بہت سارے طریقوں سے اس وقت متوفر ہے، تو جو شخص ان کو ثقہ سمجھتا ہے اور اسے اطمینان ہو تو وہ ڈبے پر موجود ترکیب کا مطالعہ کرنے پر ہی اکتفا کرے، وگرنہ اسے اس سے بھی زیادہ یقین اور تاکید کرنی چاہیے، یا پھر زیادہ بہتر اور اچھا یہی ہے کہ اس سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا الکل یا خزیر کی اشیاء کی عدم موجودگی کا یقین کرنے کے لیے کھانے والی اشیاء کے ڈبوں پر لکھے گئے ترکیبی اجزاء پڑھنا واجب ہیں؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

بھی ہاں ایسا کرنا واجب ہے "انتہی".

الشیخ عبدالعزیز بن باز.

الشیخ عبدالرزاق عفیفی.

دیکھیں: فتاویٰ الجمیع الدائمة للجوث العلمیہ والافتاء (285/22).

چہارم:

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے وہ اس حالت میں ہے جب کھانے پینے کی اشیاء یا ادویات میں خزیر کی چربی یا گوشت قلیل یا کثیر مقدار میں ہو۔

تو یہاں اگر خزیر کا گوشت اور چربی اس طرح تیار کر کے اس کی حالت بدلتی جائے جو اس کی حالت کو بدل دے تو اس کی حرمت ختم ہو جاتی ہے، یا کہ وہ پھر بھی حرام ہی رہتا ہے اس سے اجتناب کرنا واجب ہے؟

اس کے متعلق اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے، مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ اس سے حرمت ختم نہیں ہوگی، اور نہ ہی حکم میں کوئی تبدیلی آئیگی۔

لیکن دوسرے علماء (مثلاً اسلامی میڈیکل علوم کمیٹی) نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے یہ رائے اختیار کی ہے، نجس اور حرام اشیاء جب کسی دوسری چیز میں تبدیل ہو جائیں اور اس کی حالت بدلتی جائے جو اس کی نجاست اور اس کے نام کو ختم کر دے تو وہ حلال ہوگی، اور یہ رائے اس کی موافقت کرتی ہے جسے ابن قیم رحمہ اللہ نے راجح قرار دیا ہے، (اور جسے ہم بھی راجح نیال کرتے ہیں)، اور ہم نے یہ دونوں قول سوال نمبر (97541) کے جواب میں نقل کیے ہیں، آپ اس کا مطالعہ کریں۔

یہاں ہم یہ اضافہ کرنا چاہتے ہیں: سعودی عرب کبار علماء کمیٹی کے علماء کی بھی ترجیح یہی ہے، ان کی کتاب "الجوث العلمیہ" میں درج ہے:

اس کی نظیری یہ ہے: جو درختوں اور چیزوں کو نجس پانی وغیرہ دیا جاتا ہے، حالت تبدیل ہو جانے کی بنا پر اس کے پھل حلال میں۔

اور اس کی نظیری بھی ہے: کہ شراب سے جو سر کہ بنایا گیا ہے وہ طاہر ہے، اور اسے بطور سالن استعمال کرنا حلال ہے، اور اس کی خرید و فروخت اور خریداری اور دوسرے فوائد حاصل کرنا حلال ہیں، حالانکہ وہ حرام شراب تھی، اس کا پینا اور فروخت کرنا اور خریداری کرنا حرام تھا، اور یہ سب حالت میں تبدیلی کی بنا پر ہو" انتہی۔

دیکھیں: الجوث العلمیہ (467/3).

پنجم:

جس نے بھی کوئی حرام کھانا کھایا اور اسے اس کے متعلق علم نہ تھا: تو اس کے لیے واجب یہ ہے کہ اس میں سے جو باقی بچا ہے اس سے اجتناب کرے، اور جو گزر چکا ہے اس میں اس پر کوئی لازم نہیں، بلکہ اسے مستقبل میں آئندہ تفصیل معلوم کرنی چاہیے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص نے لا علیٰ میں خنزیر کا گوشت کھایا کھانے کے بعد اس کے پاس ایک شخص آیا اور اسے کہنے لگا: یہ تو خنزیر کا گوشت تھا، اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں خنزیر کا گوشت مسلمانوں پر حرام ہے، تو اس شخص کو کیا کرنا چاہیے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"اس سلسلہ میں اس پر کچھ لازم نہیں آتا، اور اس پر کوئی حرج و گناہ نہیں، کیونکہ اسے علم ہی نہ تھا کہ وہ خنزیر کا گوشت ہے، بلکہ آئندہ مستقبل میں اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کے متعلق معلوم کرے اور تفصیل جاننے کی کوشش کرے" انتہی.

الشیخ عبدالعزیز بن باز.

الشیخ عبدالرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن قعود

و دیکھیں: فتاویٰ الجمیع الدائمة للجوث العلمیہ والافتاء (22/282-283).

واللہ اعلم.